ابو بنتین
محمد فراز عطاری مدنی
عفی عنہ

قواعد المیراث

+92 321 2094919

facebook.com/farazattarimadani

youtube.com/farazattarimadani

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبق نمبر﴿1﴾

علم میراث کی تعریف، موضوع و غرض
مع
چند ضروری اصطلاحات

علم میراث کی تعریف:۔

وہ **علم** جس سے میت کے ترکے میں ہر وارث کا پورا پورا حق معلوم ہو جائے اسے **علم میراث** کہتے ہیں۔

اس **علم** کو **علم فرائض** بھی کہا جاتا ہے۔

موضوع:۔

اسکا موضوع وارثین کے درمیان ترکے کی تقسیم ہے۔

غرض:۔

ترکۂ میت میں ہر وارث کے حق کی معرفت حاصل ہو جائے۔

اہمیت:۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

تعلموا الفرائض وعلموھا الناس وانھا نصف العلم

(میراث کا **علم** سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اس لیے کہ یہ آدھا **علم** ہے)

وراثت کے ارکان:۔

(1) مورث: وہ شخص جو فوت ہو گیا اور ورثاء کے لیے میراث چھوڑ گیا ہو۔

(2) وارث: وہ شخص جو مورث کی میراث کا مستحق ہو۔

(3) میراث (ترکہ): وہ قابل وراثت اموال جو میت نے چھوڑے ہوں۔

وراثت کی شرائط:۔

(1) مورث کا مرنا۔

(2) مورث کی موت کے وقت وارث کا زندہ ہونا۔

(3) مانع ارث (وراثت سے محروم کرنے والی چیز) کا نا پایا جانا۔

☆★☆★☆★☆★☆★☆★☆★☆★☆★☆★☆★☆★

سبق نمبر﴿2﴾

مانع ارث

وراثت کے موانع:۔

(1) غلام ہونا۔

(2) مورث کا قتل کرنا اور یہ قتل کرنا اس طرح ہو کہ اس پر قصاص یا کفارہ لازم آتا ہو۔

قتل کی 5 اقسام ہیں

1: قتل عمد

2: قتل شبہ عمد

3: قتل خطاء

4 : قتل قائم مقام خطاء

5: قتل بالسبب

(پہلی صورت جو قتل عمد ہے، اس پر قصاص لازم ہوتا ہے۔ دوسری، تیسری اور چوتھی میں کفارہ لازم ہوتا ہے۔ اور پانچویں صورت میں نا کفارہ نے نا قصاص)

(3) اختلاف دینین۔ یعنی وارث اور مورث کا دین الگ الگ ہو، ایک مسلمان ہو دوسرا کافر ہو تو آپس میں یہ وارث نہیں بن سکتے۔

(4) اختلاف دارین۔ یعنی ملکوں کا الگ الگ ہونا۔ یہ صورت غیر مسلمانوں کے لیے ہے۔

میت کے مال سے متعلق حقوق

(1) تجہیز و تکفین کا اہتمام۔عورت کے لیے شوہر کے مال سے اہتمام کیا جاے گا۔

(2) ادائے دیون ۔یعنی قرض کی ادائگی ۔(یہ کل مال سے ہوگا)

(3) تنفیذ وصایہ(وصیت کو نافذ کرنا)۔یہ مورث کے مال کے ثلث پر نافذ ہوگی ۔

نوٹ: ورثاء میں یہ وصیت نافذ نہیں ہوگی ، اس کے علاوہ میں ہوگی ۔البتہ اگر تمام ورثاء بالغین ہیں اور اجازت دیتے ہیں تو کسی وارث کے حق میں بھی نافذ ہوگی ۔

(4) وارثین کے درمیان میراث کی تقسیم ۔

نقشہ

سبق نمبر﴿4﴾
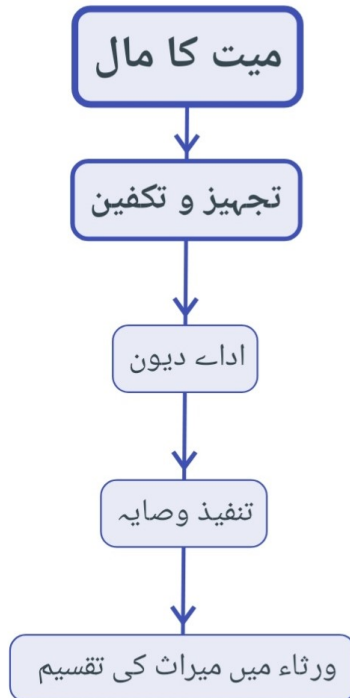
وارثین کی اقسام

1: اصحاب فرائض (جن کا حصہ قرآن پاک میں ہیں 4 مرد 8 عورتیں)

2: عصبہ نسبیہ: قریبی رشتہ دار جن کے حصہ قرآن میں نہیں۔

3: عصبہ سببیہ: غلام کو آزاد کرنے والا آقا۔

4: عصبہ سببیہ کے عصبات: آقا کے قریبی رشتہ دار۔

5: دوبارہ اصحاب فرائض۔رد علی ذوالفروض النسبیہ

6: ذوی الارحام: عصبات کے علاوہ رشتہ دار۔

7: مولی الموالاۃ: میت نے زندگی میں کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد میرا مال تو لے لینا۔

8: جس کے بارے میں میت نے اپنے ساتھ نسب کا دعوی کیا ہو۔

9: جس کیلئے تہائی سے زیادہ کی وصیت کی ہو۔

10: بیت المال۔

نوٹ: بیت المال نہ ہو یا فاسق کے قبضہ میں ہو تو فقراء پر تقسیم ہوگا۔

!! ان وارثین میں ترتیب ضروری ہوگی !!

قرآن میں مقررہ حصے

وہ حصص جو شریعت کی طرف سے مقرر ہیں انہیں "فروض" کہا جاتا ہے۔ لہذا جو ورثاء ان مقررہ حصوں کے مستحق ہیں وہ اصحاب فرائض یا ذوی الفروض کہلاتے ہیں۔ یہ حصے 6 ہیں:

﴿نوع اول﴾	﴿نوع ثانی﴾
نصف (آدھا)	ثلث (تہائی)
ربع (چوتھائی)	ثلثان (دوتہائی)
ثمن (آٹھواں)	سدس (چھٹا)

اصحاب فرائض (12)

1﴾باپ	2﴾دادا
3﴾اخیافی بھائی (ماں شریک/جن کی ماں ایک باپ الگ)	4﴾شوہر
5﴾بیٹی	6﴾پوتی
7﴾بیوی	8﴾سگی بہن
9﴾علاتی بہن (جن کے باپ ایک ماں الگ/ باپ شریک)	10﴾اخیافی بہن
11﴾ماں	12﴾دادی نانی

مورث کے مال میں پہلے ان کا حق ہے۔ لیکن ضروری نہیں کے انہیں عصبات سے زیادہ حصہ ملے۔

وراثت میں رشتہ بیان کرنے کا اسلوب

وراثت میں جو رشتہ داریاں بیان کی جاتی ہیں وہ میت کے اعتبار سے ہوتی ہیں ۔یعنی جب حقیقی بہن ذکر کیا جائے تو مراد میت کی بہن ہوگی ۔ جب والد ذکر کیا جائے تو مراد میت کے والد ہوں گے ۔

قائدہ: قریب والا دور والے کو محروم کر دیتا ہے ۔جیسے درج ذیل میں باپ نے دادا کو محروم کر دیا۔ اگے اس کا پورا سبق آئے گا۔

اصحاب فرائض کے احوال

باپ کے احوال

1- اگر (میت کا) بیٹا یا پوتا ہو تو باپ کو سدس (چھٹا) حصہ ملے گا

2- اگر (میت کی) بیٹی یا پوتی ہو تو باپ کو سدس ملے گا اور عصبہ بھی بنے گا

3- اگر (میت کا) نہ بیٹا بیٹی ہے نہ پوتا پوتی تو باپ عصبہ بنے گا۔

نوٹ: عصبہ کا مطلب یہ ہے کہ اب کوئی معین حصہ باپ کو نہیں ملے گا بلکہ جس طرح عصبہ کو باقی مال ملتا ہے اسی طرح دیگر اصحاب فرائض میں مال تقسیم کرنے کے بعد جتنا بھی بچ جائے وہ باپ کا ہوگا۔

دادا کے 4 احوال ہیں

1- اگر میت کا باپ موجود ہے تو دادا محروم ہو جائے گا یعنی دادا کو کچھ نہیں ملے گا ہاں باپ نہیں تو دادا کے احوال باپ والے ہوں گے۔

باقی تین باپ والے ہیں۔

ان احوال میں جو بھی رشتیں ہیں انکا تعلق میت سے کریں گے بعض طلبہ کنفیوز ہوتے ہیں۔اس لئے یہ یاد رکھیں کہ ان احوال میں باپ دادا سے مراد مرنے والے کا باپ یا دادا ہے۔اسی طرح بیٹا بیٹی پوتا پوتی سے مراد بھی مرنے والے کی اولاد ہے۔آئندہ بھی اس کا خیال رکھا جائے

شوہر کی 2 حالتیں

1-اگر میت کی اولاد نہیں تو شوہر کو نصف (آدھا)

2-اگر میت کی اولاد ہے تو شوہر کو ربع (چوتھائی)

!میت سے مراد یہاں بیوی ہے!

بیوی کی 2 حالتیں

1-اگر میت کی اولاد نہیں تو ربع

2- اگر اولاد ہے تو ثمن

بیٹی کی 3 حالتیں

1-اگر ایک بیٹی ہے (اس کا مطلب بیٹا نہیں ہے) تو بیٹی کو نصف آدھا ملے گا

2-اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہیں تو ثلثان میں سب شریک ہونگی۔

3-اگر بیٹا بھی ہے تو بیٹی بھی عصبہ بن جائے گی اصحاب فرائض کو دینے کے بعد بیٹے کے دو اور بیٹی کا ایک حصہ ہوگا۔

پوتیوں کی 6 حالتیں

پہلی دو بیٹیوں جیسی ہیں

1- اگر بیٹا بیٹی نہیں اور ایک پوتی ہے تو پوتی کو نصف

2- اگر بیٹا بیٹی نہیں اور دو یا دو سے زیادہ پوتیاں ہوں تو ثلثان میں شریک ہونگی

3- دو یا دو سے زیادہ پوتیاں ہیں مگر ایک بیٹی ہے تو پوتیاں سدس میں شریک ہونگی

4- پوتیوں کے ساتھ دو حقیقی بیٹیاں آجائیں تو پوتیاں محروم (جبکہ پوتا پر پوتا نہ ہو)

اخیافی بھائی / بہن کی 3 حالتیں

1- اگر میت کا باپ یا دادا یا بیٹا یا بیٹی یا پوتا پوتی موجود ہے تو یہ محروم ہو جائیں گے انکو کچھ نہیں ملے گا۔

2- اگر اخیافی بھائی / بہن ایک ہی ہے یعنی ایک بھائی یا ایک بہن تو انکو سدس ملے گا۔

3- اگر اخیافی بھائی / بہن دو یا دو سے زیادہ ہوں چاہے 2 بھائی یا 2 بہن یا 1 بھائی 1 بہن تو ثلث میں یہ بھائی بہن شریک ہونگے۔

ماں کی 4 حالتیں

1- اگر رشتہ جزئیت (بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی) میں سے ایک ہو تو ماں کو سدس

2- رشتہ اخوت (بھائی بہن چاہے حقیقی ہوں چاہے اخیافی چاہے علاتی) میں سے* دو* ہوں تو بھی سدس

3- اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو ثلث اس کو کُل (ٹوٹل) کا ثلث کہتے ہیں

4- اگر شوہر یا بیوی ہیں اور ان کے ساتھ میت کا باپ بھی ہے اور اوپر والے کوئی وارثین نہیں تو شوہر یا بیوی کو دینے کے بعد بچے ہوئے کا ثلث جس کو ما باقی کا ثلث کہتے ہیں۔

(ان کے ساتھ میت کا باپ بھی ہے اور اوپر والے کوئی وارثین نہیں تو)

اس کی صرف دو صورتیں بنتی ہیں

1- شوہر ماں باپ　　　　2- بیوی ماں باپ

دادی / نانی کی 3 حالتیں

1- اگر میت کی ماں موجود ہے تو دونوں محروم

2- میت کا باپ ہے تو دادی محروم نانی کو سدس

3- اگر ماں باپ نہیں تو دادی اور نانی سدس میں شریک ہونگی۔

حقیقی بہن کی 4 حالتیں

1- ایک ہے تو نصف

2- دو یا دو سے زیادہ ہیں تو ثلثان

3- بہن کے ساتھ میت کی بیٹی یا پوتی ہے تو عصبہ

4- بھائی ہے تو بھی عصبہ بھائی کو دو حصے اور بہن کو ایک ملے گا۔

5- اگر باپ/ دادا/ بیٹا یا پوتا ہو تو محروم

علاتی بہن کی 7 حالتیں

1- صرف ایک علاتی بہن ہو تو نصف

2- ایک سے زیادہ ہوں تو ثلثان

3- جب علاتی بہن کے ساتھ ایک سگی بہن ہو تو علاتی بہن کو سدس

4- جب سگی بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو علاتی بہن محروم

5- جب بیٹی یا پوتی ہو تو عصبہ

6- جب علاتی بھائی ہو تو عصبہ

7- جب باپ، دادا، بیٹا، پوتا یا سگا بھائی ہو تو محروم یا سگی بہن ہو اور سگی بہن کے ساتھ بیٹی یا پوتی بھی ہو تو بھی محروم

✵✶✵✶✵✶✵✶✵✶✵✶✵✶✵✶✵✶

عصبات کا بیان

1﴾ عصبہ سببیہ

2﴾ عصبہ نسبیہ

عصبہ نسبیہ کی 3 اقسام

عصبہ بنفسہ: وہ مرد کہ میت کی طرف نسبت کرنے میں کسی عورت کا واسطہ نہ ہو جیسے بیٹا

عصبہ بغیرہ: وہ عورت جسکو مرد عصبہ کردے جیسے بیٹی یا بہن

عصبہ مع غیرہ: وہ عورت جسکو عورت عصبہ کرے جیسے بہن کہ اسکو بیٹی نے عصبہ کیا

اہم بات:

عصبہ بنفسہ صرف مرد ہوتا ہے اور

عصبہ بالغیر مع الغیر ذی فرض عورت بنتی ہے

عصبہ بغیرہ صرف چار عورتیں بنتی ہیں:

بیٹی | پوتی | سگی بہن | علاتی بہن

(اخیافی بہن نکو ثلث ملتا ہے)

عصبہ مع غیرہ صرف دو عورتیں:

سگی بہن | علاتی بہن

عصبہ بنفسہ کی 4 اقسام:

1﴾ جزء میت جیسے بیٹا پوتا

2﴾ اصل میت جیسے باپ دادا

3﴾ باپ کا جز جیسے میت کا بھائی

4﴾ دادا کا جز جیسے چچا

مختلف عصبات جمع ہوجائیں تو ترجیح دینے کا اصول

1﴾ جہت میں اقرب

اگر مختلف جہت کے وارثین ہوں تو قریب جہت والے کو ملے گا دور والا محروم ہو جائے گا۔

جیسے باپ بھی ہے اور چچا بھی، باپ دوسری جہت میں ہے یعنی میت کی اصل اور چچا چوتھی جہت میں ہے یعنی دادا کا جز تو باپ کی جہت قریب ہے اس کو ملے گا

(اوپر جو چار اقسام بیان کی ہیں ان میں ترتیب ضروری ہے)

2﴾ درجے میں اقرب

اگر جہت میں برابر ہیں تو یہ دیکھا جائے گا درجے میں کون قریب ہے، قریب والے کو ملے گا دور والا محروم رہ جائے گا

جیسے بیٹا بھی ہے اور پوتا بھی، تو بیٹا بھی جزءِ میت ہے اور پوتا بھی جزءِ میت یعنی جہت ایک ہی ہے تو اب درجہ دیکھیں گے، ظاہر ہے بیٹا قریب ہے اور پوتا دور لہذا بیٹے کو ملے گا

3﴾ قرابت میں قوی

اگر جہت و درجے میں برابر ہیں یہ دیکھیں گے رشتے داری کس کی قوی ہے، زیادہ قوی والے کو ملے گا

جیسے سگا بھائی اور علاتی بھائی، دونوں کی جہت بھی ایک ہے کہ باپ کا جز ہیں اور درجہ بھی برابر ہے کہ ایک ہی درجہ ہے لیکن قرابت سگے بھائی کی مضبوط ہے لہذا سگے بھائی کو ملے گا

عصبہ
سببیہ
زوج
نسبیہ
مع بغیرہ
سگی بہن
علاتی بہن
بغیرہ
علاتی بہن
سگی بہن
پوتی
بیٹی
بنفسہ
صرف مزکر
جزء میت
اصل میت
باپ کا جز
دادا کا جز

سبق نمبر﴿7﴾

حجب کا بیان

حجب: کسی وارث کا دوسرے وارث کا حصہ کم یا ختم کر دینا۔یعنی کسی وارث کی وجہ سے دوسرا وارث وراثت سے محروم ہوجائے یا اسکا حصہ کم ہوجائے۔اسکی 2 قسمیں ہیں:

1﴾ حجب نقصان　　　　2﴾ حجب حرمان

حجب نقصان: کسی وارث کا دوسرے وارث کا حصہ کم کر دینا۔جیسے اولاد کی موجودگی میں شوہر کا حصہ نصف سے ربع ہوجاتا ہے۔یہ حجب 5 افراد کو لاحق ہوتا ہے:

1:شوہر　　　　2:بیوی

3:ماں　　　　4:پوتی

5:علاتی بہن

حجب حرمان: کسی وارث کا دوسرے وارث کا حصہ ختم کر دینا۔جیسے باپ کی موجودگی میں بھائی کو کچھ نہیں ملتا۔

کچھ افراد ایسے ہیں جنھیں حجب حرمان کبھی لاحق نہیں ہوتا وہ 6 ہیں

1-شوہر　　2-بیوی　　3-ماں　　4-باپ　　5-بیٹا　　6-بیٹی

اور کچھ ایسے ہیں جنھیں کبھی ہوتا ہے کبھی نہیں۔اس کا دارومدار قواعد پر ہے:

قاعدہ 1: جو کسی واسطہ کی وجہ سے وارث بنا وہ اس واسطہ کی موجودگی میں محروم ہوجائے گا

قاعدہ 2: دور والا قریب والے کی موجودگی میں محروم

قاعدہ 3: جسکا خود کا حصہ کم ہوگیا وہ دوسرے کا بھی کم کرسکتا ہے جیسے دو بھائی باپ کی موجودگی میں محروم لیکن ماں کا حصہ کم کردیں گے یعنی ثلث کردیں گے

نقشہ
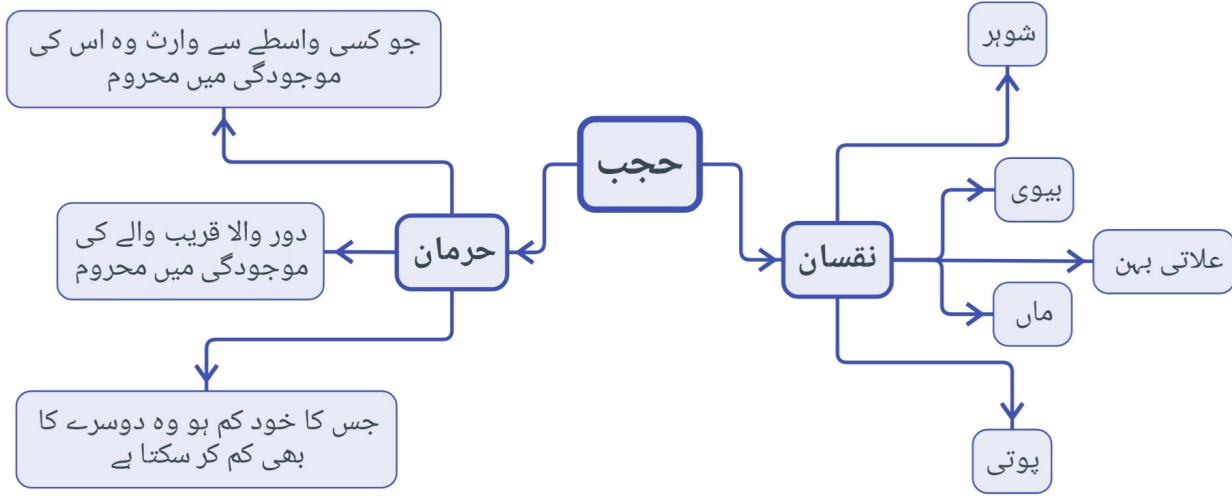
سبق نمبر﴿8﴾

مخارج الفروض کا بیان

پہلے بیان ہو چکا کہ مقررہ حصہ 6 قسم کے ہیں:

﴿نوع اول﴾	﴿نوع ثانی﴾
نصف (آدھا)	ثلث (تہائی)
ربع (چوتھائی)	ثلثان (دو تہائی)
ثمن (آٹھواں)	سدس (چھٹا)

نصف کا مطلب 2	ثلث کا 3
ربع کا مطلب 4	ثلثان کا 3
ثمن کا مطلب 8	سدس کا 6

مسئلہ/مخرج بنانے کے قواعد

﴿قاعدہ نمبر 1﴾:۔نوع اول یا نوع ثانی میں سے کوئی ایک حصہ ہوتو مسئلہ اسی سے بنے گا

مثلا بیوی کا انتقال ہوا اس نے فقط شوہر اور بیٹا چھوڑا تو اب میت کی اولاد ہوتو شوہر کو ربع ملتا ہے اور بیٹا تو عصبہ ہے تو نوع اول کا ایک ہی حصہ سامنے آیا یعنی 4 تو مسئلہ 4 سے بنے گا۔شوہر کو ربع حصہ یعنی ایک اور باقی تین بیٹے کو دے دیں گے۔

دوسری مثال کہ کسی شخص کا انتقال ہوا اس نے 2 بیٹیاں اور چچا چھوڑا تو جب 2 بیٹیاں ہوں تو ثلثان ملتا ہے اور چچا عصبہ بنے گا تو اب ایک نوع سے ایک ہی حصہ ہے تو مسئلہ 3 سے بنے گا۔3 کا ثلثان یعنی 2 تہائی دو بیٹیوں کو اور ایک حصہ چچا کا۔

﴿قاعدہ نمبر 2﴾:۔نوع اول یا نوع ثانی میں سے دو یا تین حصے آ جائیں یعنی ایک وقت میں ایک ہی نوع کے حصہ ہونگے دونوں کے جمع نہیں ہونگے تو جو چھوٹا ہوگا اس سے مسئلہ بنے گا۔

جیسے ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے بیوی بیٹی اور چچا چھوڑا تو اولاد ہوتو بیوی کو ثمن ملتا ہے اور بیٹی ایک ہو نصف اور چچا عصبہ۔تو اب نوع اول میں سے نصف اور ثمن آ گئے تو ثمن چھوٹا ہے تو مسئلہ 8 سے بنے گا۔

بیوی کو 8 میں سے ثمن یعنی آٹھواں حصہ جو کہ ایک بنے گا وہ دے دیں گے۔8 کا نصف یعنی آدھا 4 بیٹی کو باقی تین بچے وہ چچا بطور عصبہ لے جائے گا

﴾قاعدہ نمبر 3﴿: نوع اول میں سے نصف اور نوع ثانی میں سے کوئی بھی ہو تو مسئلہ **6** سے بنے گا

جیسے بیوی کا انتقال ہوا اس نے شوہر ماں اور چچا چھوڑے۔ شوہر کو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے نصف ماں کو ثلث اور چچا عصبہ۔ تو اب نصف اور نوع ثانی کا ثلث جمع ہو گئے تو مسئلہ 6 سے بنے گا

﴾قاعدہ نمبر 4﴿: نوع اول میں سے ربع اور ثانی میں سے کوئی بھی آجائے تو مسئلہ **12** سے بنے گا

جیسے شوہر کا انتقال ہوا اس نے بیوی ماں اور چچا چھوڑا۔ بیوی کو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے ربع ماں کو ثلث اور چچا عصبہ تو نوع اول کا ربع نوع ثانی کے ثلث کیساتھ جمع ہو گیا تو مسئلہ 12 سے بنے گا

﴾قاعدہ نمبر 5﴿: نوع اول کا ثمن ثانی کے کسی کے ساتھ بھی جمع ہو جائے تو مسئلہ **24** سے بنے گا

جیسے شوہر کا انتقال ہوا اس نے بیوی ماں اور بیٹا چھوڑا۔ بیوی کو اولاد ہونے کی وجہ سے ثمن اور ماں کو سدس بیٹا عصبہ۔ تو نوع اول کا ثمن ثانی کے سدس کے ساتھ جمع ہو گیا تو مسئلہ 24 سے بنے گا۔
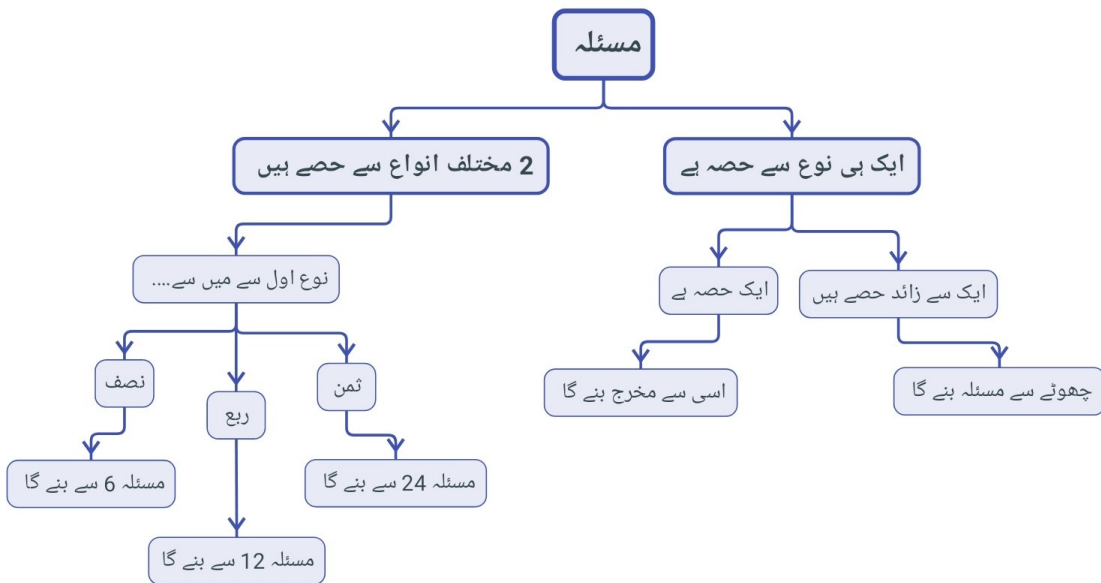
مسئلہ حل کرنے کے حوالے سے کچھ مزید مدنی پھول

سب سے پہلے درمیان میں لکھیں میت اس کے اوپر جس کا انتقال ہوا ہے اسکو لکھیں۔ پھر اس کے نیچے ورثاء لکھیں۔ پھر سب سے پہلے اصحاب فرائض کے احوال دیکھ کر ان کے حصہ لکھیں اور آخر میں جو عصبہ ہیں انکے نیچے عصبہ لکھ دیں۔ پھر مسئلہ بنانے کے 5 قاعدوں میں سے کوئی قاعدہ لگائیں اور جہاں میت لکھا تھا اسکی سیدھی جانب مسئلہ لکھیں اس کے اوپر وہ لکھیں جس سے مسئلہ بنا۔ پھر جس کا جتنا حصہ نکلتا جائے اس کے نیچے وہ لکھتے جائیں۔

مسئلہ 6

بیٹی	ماں	بھائی
نصف	سدس	عصبہ
3	1	2

ایک مدنی پھول یاد رکھیں جو 5 قاعدے بیان ہوئے اس میں ایسا بھی ہوگا کہ ایک نوع سے دو حصہ اور دوسری نوع کا کوئی ایک ہوگا جیسے ثمن اور نصف اور ثانی سے سدس تو یہاں دو قاعدے لگیں گے پہلے کم والا یعنی نصف اور ثمن میں سے ثمن کا اعتبار ہوگا پھر ثمن اور سدس کو دیکھیں تو 24 سے مسئلہ بنے گا۔

﴿مشق﴾

(1) ایک عورت کا انتقال ہوا اس نے باپ اور بیٹا چھوڑا۔ مسئلہ کتنے سے بنے گا اور کس کو کتنا ملے گا؟

(2) ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے بیٹی ماں اور بھائی چھوڑا

(3) ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے بیوی ماں باپ چھوڑے

(4) عورت کا انتقال ہوا اس نے شوہر بیٹی اور چچا کو چھوڑا

(5) شوہر کا انتقال ہوا ورثاء ہیں بیوی بیٹی اور چچا

مسئلہ/مخرج بنانے کے قواعد (حصہ دوم)

﴿قاعدہ نمبر 6﴾ اگر نصف اور ثلث مابقی آجائیں تو مسئلہ **6** سے بنے گا

جیسے بیوی کا انتقال ہوا اور ورثا ہیں شوہر ماں باپ

اولاد نہیں تو شوہر کو نصف، ماں کو ثلث مابقی اور باپ عصبہ بنے گا

اب نصف اور ثلث مابقی جمع ہو گئے تو مسئلہ 6 سے بنے گا

شوہر کو 3، ماں کو ثلث مابقی، اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کو دینے کے بعد جو بچا اس کا ثلث، اب اس **مسئلے** میں شوہر کو 3 دینے کے بعد 3 حصے بچے، یعنی 6 میں سے شوہر کے تین مائنس کیے تو 3 بچے، اب ماں کو اس 3 کا ثلث ملے گا، تو 3 کا ثلث 1 ہوگا، باقی دو بچے وہ باپ کو۔

﴿قاعدہ نمبر 7﴾ ربع اور ثلث مابقی جمع ہو جائیں تو مسئلہ **4** سے بنے گا

جیسے شوہر کا انتقال ہوا اور ورثا بیوی ماں باپ

بیوی کو ربع، ماں کو ثلث مابقی اور باپ عصبہ

اب ربع اور ثلث مابقی ہیں تو مسئلہ 4 سے بنا

بیوی کو 1۔۔۔اب ماں کو بچے ہوئے کا ثلث دیں گے، تو 4 میں سے 1 مائنس کیا 3 بچا، اب 3 کا ثلث 1 باقی 2 بچے وہ باپ کے۔

ثلث مابقی کی صرف یہ دو صورتیں ہیں۔۔۔۔

﴿قاعدہ نمبر 8﴾ جب مسئلے میں کوئی فرض حصہ نہ ہو تو مسئلہ ورثا کی تعداد کو جمع کر کے بنائیں گے، اور جہاں مرد کو عورت سے دگنا ملتا ہے وہاں مرد کو 2 افراد شمار کریں گے۔

جیسے باپ کا انتقال ہوا اور ورثا صرف تین بیٹے ہیں اور کوئی نہیں تو یہاں 3 سے ہی مسئلہ بنائیں گے تینوں کو ایک ایک دے دیں گے

ماں کا انتقال ہوا اور اولاد میں 2 بیٹے 5 بیٹیاں ہیں، اب بیٹا بیٹی عصبہ ہونگے اور بیٹے کو دگنا ملے گا تو بیٹے 4 افراد شمار ہونگے اور بیٹیاں 5 ہی، یہ 9 ہو گئے مسئلہ 9 سے بنے گا
بیٹوں کو 22 اور بیٹیوں کو ایک ایک حصہ ملے گا۔

نوٹ: جس مسئلے میں بھی مرد آ کر عورت کو عصبہ کرے اور اب مرد کو ڈبل ملے تو وہاں مردوں کے افراد بھی ڈبل شمار ہونگے۔۔۔

سبق نمبر﴿9﴾

عول کا بیان

تعریف: ذوی الفروض کے سہام کا مجموعہ کبھی مخرج سے بڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں مجموعہ سہام کو مخرج بنادیا جاتا ہے اسی کو عول کہتے ہیں۔

آسان تعریف: حصے کبھی مخرج (بنائے گئے مسئلہ) سے بڑھ جاتے ہیں اس کو عول کہتے ہیں

مسئلہ صرف ان عدد میں بنتا ہے:

24،12،8،6،4،3،2

ان میں سے صرف تین میں عول ہوتا ہے

6 کا عول **10** تک طاق (**odd**) اور جفت (**even**) دونوں میں ہوتا ہے یعنی **7،8،9،10**

12 کا عول **17** تک طاق عدد میں ہوتا ہے یعنی **13, 15** اور **17**

24 کا عول صرف **27**

نوٹ: عول کے بعد پہلے والا مخرج کالعدم ہوجاتا ہے پھر عول کا ہی اعتبار ہوتا ہے

مثال:

عورت کا انتقال ہوا ورثاء چھوڑے شوہر اور دو سگی بہنیں

شوہر کو نصف اور بہنوں کو ثلثان ملے گا مسئلہ 6 سے بنے گا۔ 3 شوہر کو اور 6 کا ثلثان 4 ہے بہنوں کا۔ 3+4 تو 7 ہو گئے اور مسئلہ 6 سے بنا تھا تو اب یہ عول ہو گیا اور اب مسئلہ 7 ہی سے ہوگا۔۔۔

﴿عول کی مشق 1﴾

(1) عورت کا انتقال ہوا شوہر پر پوتا ماں باپ چھوڑے

(2) مرد کا انتقال ورثاء بیوی بیٹی ماں بہن

(3) عورت کا انتقال ورثاء شوہر پوتی ماں بہن

(4) مرد کا انتقال ورثاء بیوی 2 بیٹیاں ماں باپ

(5) عورت کا انتقال ورثاء شوہر سگی بہن ماں

﴿عول کی مشق 2﴾

(1) شوہر بیٹی پوتی ماں باپ

(2) بیوی 2 بیٹیاں ماں باپ

(3) بیوی 5 حقیقی بہنیں 13 اخیافی بھائی دادی

(4) شوہر 2 حقیقی بہنیں 2 اخیافی بہنیں ماں

(5) بیوی بیٹی پوتی ماں باپ

سبق نمبر ﴿10﴾

حصہ حساب

ہر دو عددوں کے درمیان 4 قسم کی نسبت ہوتی ہے

1: تماثل: ایک جیسے دو عدد جیسے 2/2 یا 4/4

2: تداخل: چھوٹا بڑے کو کاٹ دے یعنی بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم ہو جائے جیسے 4/2 یا 6/3

3: توافق: چھوٹا بڑے کو نہ کاٹے بلکہ تیسرا نمبر کاٹے جیسے 20/8

4: تباین: تیسرا عدد بھی نہ کاٹ سکے جیسے 5/48/3

تماثل اور تداخل کی پہچان تو آسان ہے مگر توافق و تباین کی پہچان مشکل ہے۔اسکی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ چھوٹے نمبر کو بڑے سے خارج (minus) کرتے رہیں یہاں تک کہ وہ بڑا چھوٹے سے چھوٹا ہو جائے۔اب اس چھوٹے کو پہلے والے چھوٹے سے نکالیں جواب بڑا ہو چکا ہے۔اسی طرح خارج کرتے رہیں اگر آخر میں ایک بچ جائے تو تباین ہے ورنہ توافق۔

جیسے 8 اور 5 میں دیکھنا ہے تو پہلے 8 میں سے 5 نکالا 3 رہ گیا اب 5 میں سے 3 نکالیں 2 رہ گیا اب 3 میں سے 2 نکالا تو 1 رہ گیا تو یہ تباین کی نسبت ہے۔

جن عددوں میں توافق کی نسبت ہے تو وہ جس حصے کے موافق ہوگا ان دوعددوں کو اسی سے نسبت دے دیں گے جیسے 4اور 6 کو 2 کاٹتا ہے تو یوں کہیں گے کہ 4اور 6 میں توافق بالنصف ہے اس لئے کہ نصف والے حصے کو 1 / 2 کر کے لکھتے ہیں تو جن دوعددوں کو 2 کاٹ رہا ہے اس کو توافق بالنصف کہ دیں گے۔ اسی طرح 6اور 9 کو 3 کاٹ رہا ہے اور 3 ثلث والے حصے کے نیچے لکھا جاتا ہے تو ان کو توافق بالثلث کہیں گے۔

دوعددوں میں وفق نکالنے کا اصول

1- تداخل میں چھوٹے نمبر کا وفق ہمیشہ 1 ہوگا اور بڑے کا وفق وہ ہوگا جو چھوٹے میں تقسیم کرنے سے جواب آئے گا جیسے 2اور 4 تو ان میں تداخل ہے تو 2 کا وفق 1 ہوگا اور 4 کا وفق 2 ہوگا کیونکہ 4 کو 2 میں تقسیم کرنے سے 2 جواب آتا ہے

2-توافق والے میں ہر ایک کا وفق وہ ہوتا ہے جو تیسرے عدد سے تقسیم کرنے کے بعد جواب آتا ہے جیسے 6اور 8 دونوں 2 سے تقسیم ہوتے ہیں تو 6 کا وفق 3اور 8 کا وفق 4 ہوگا

* ایل سی ایم * (ذواضعاف اقل): lowest common multiple

جو چھوٹے سے چھوٹا نمبر چند نمبروں پر پورا پورا تقسیم ہوجائے ان عددودں کو ایل سی ایم کہتے ہیں، جیسے 12 یہ 4اور 6 پر پورا پورا تقسیم ہوتا ہے 12 سے چھوٹا کوئی نمبر ایسا نہیں جو ان دونوں پر پورا تقسیم ہو۔

ایل سی ایم معلوم کرنے کا طریقہ

1- متماثلین یعنی تماثل والے میں سے کوئی بھی ایک اور متداخلین یعنی تداخل میں سے بڑا والا دونوں کا LCM ہوگا

2- متباینین یعنی تباین والے میں ایک کو دوسرے سے multiply کرنے سے LCM آجائے گا

3- متوافقین یعنی توافق والے میں کسی بھی ایک کو دوسرے کے وفق سے multiply کرنے سے LCM آجائے گا

تصحیح کا بیان

تعریف: چھوٹے سے چھوٹا عدد حاصل کرنا جس سے ہر وارث کا حصہ پورا تقسیم ہو جائے
اگر حصہ پورا تقسیم نہ ہو تو اسکو حل کرنے کے 6 قاعدے ہیں

اصطلاحات:

عدد رؤس: ورثاء کی تعداد

عدد سہام: ورثاء کو ملنے والے حصوں کی تعداد

کسر: حصہ پورا تقسیم نہ ہونا

ضرب: multiply

خلاصہ: کسر یا ایک جنس کے ورثاء میں ہوگی یا ایک سے زیادہ جنس کے ورثاء میں۔ اگر ایک طرح کی جنس میں ہو تو پہلے دو قاعدے لگتے ہیں۔

نوٹ: تصحیح کے لئے جس عدد کو مسئلے میں ضرب دیں گے اسی عدد کو ہر ہر فریق کے سہام میں بھی ضرب دیں گے اس طرح ہر فریق کا حصہ معلوم ہوگا پھر ہر فریق کے سہام کو اس فریق کے افراد پر تقسیم کرنے سے ہر فرد کا حصہ معلوم ہوگا۔

پہلا قاعدہ: کسر اگر ایک طرح کے وارث میں واقع ہو تو عدد رؤس اور عدد سہام کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر تداخل یا توافق کی نسبت ہو تو عدد رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں اگر عول ہے تو عول سے ضرب دیں گے۔

جیسے ماں باپ 10 بیٹیاں

ماں کو سدس باپ کو سدس بیٹیوں کو ثلثان

مسئلہ بنا 6 سے

ماں کوایک   باپ کوایک   اور 10 بیٹیوں کو 4 حصے۔
اب ایک بیٹی کوکتنا ملے گا؟۔۔۔ یہ پورا تقسیم نہیں ہوگا تو اب تصحیح کرنی ہوگی

اس مسئلہ میں ایک طرح کے ورثاء یعنی صرف بیٹیوں پر کسر ہوئی ہے۔اس میں عدد رؤس 10 اور عدد سہام 4 ہے۔اور ان دونوں میں توافق کی نسبت ہے کہ 2 دونوں کو کاٹے گا۔تو 10 کا وفق ہوا 5 اور 4 کا وفق ہوا 2۔تو قاعدے کے مطابق عدد رؤس کے وفق یعنی 5 کو اصل مسئلہ یعنی 6 سے ضرب دیں گے تو 30 آیا۔* اب اسی وفق کو سہام میں ضرب دیں گے۔

ماں کا ایک حصہ تھا تو 5 کو ایک سے ضرب دیں باپ کے ایک حصے سے 5 کو تو 5 آیا اور 5 کو 4 سے ضرب دیں گے تو 20 آئے گا، اب 20 کو بیٹیوں کی تعداد یعنی 10 پر تقسیم کریں گے تو ایک بیٹی کو 2 حصے ملیں گے۔

قاعدہ 2: اگر کسر ایک فرد میں واقع ہو اور عدد روس اور عدد سہام میں تباین کی نسبت ہو تو وہاں وفق تو ہو نہیں سکتا کیونکہ تباین والا کسی سے نہیں کٹتا تو اب عدد روس کا جو بھی عدد ہے اسکو اصل مسئلہ اگر عول ہے تو عول سے ضرب دیں
جیسے   باپ   ماں   5 بیٹیاں
مسئلہ 6 سے ہی بنے گا
ماں کا 1   باپ کو 1   بیٹیوں کو 4۔
اب 5 اور 4 میں تباین ہے تو 5 کو 6 سے ضرب دیا 30 آیا۔ماں کو 5 باپ کو 5 اور بیٹیوں کو 20 ایک بیٹی کو 4 ملیں گے
عول کی مثال: شوہر   5 سگی   بہنیں
مسئلہ بنا 6 سے شوہر کو 3 اور بہنوں کو 4۔ 7 تک عول ہو گیا اب 5 بہنوں میں 4 کیسے تقسیم ہو۔تصحیح کریں گے۔یہی قاعدہ لگے گا مگر یہاں 5 کو عول والے سے ضرب دیں گے یعنی 5×7 تو 35 آئے گا۔

﴿تصحیح کی مشق 1﴾

(1) شوہر 2بیٹیاں ماں

(2) ماں 2بیویاں بھائی

(3) باپ 5بیٹیاں پوتی

(4) 2بیویاں بہن ماں

(5) ماں بھائی باپ پوتی

تصحیح کے قواعد

﴿قاعدہ نمبر 1﴾

اگر کسر ایک فرد میں واقع ہوئی تو عدد رؤس اور سہام میں اگر تداخل یا توافق کی نسبت ہے تو عدد رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ سے اگر عول ہے تو عول سے ضرب دیں گے

﴿قاعدہ نمبر 2﴾

اگر کسر ایک فرد میں واقع ہے اور عدد رؤس اور سہام میں تباین کی نسبت ہے تو عدد روس کو ہی اصل مسئلہ یا عول سے ضرب دیں گے

﴿قاعدہ نمبر 3﴾

اگر کسر ایک سے زیادہ افراد میں واقع ہوئی تو پہلے * عدد رؤس اور عدد سہام * میں نسبت دیکھیں اگر تداخل یا توافق کی نسبت ہے تو وفق کو اور تباین ہے تو کل عدد رؤس کو محفوظ کرلیں اب * عدد رؤس اور عدد رؤس * میں نسبت دیکھیں گے اگر تماثل کی نسبت ہو تو عدد رؤس کے کسی بھی عدد کو اصل مسئلہ یا عول سے ضرب دیں گے۔

﴿قاعدہ نمبر 4﴾

کسر ایک سے زیادہ افراد میں ہے اور عدد رؤس اور عدد سہام میں نسبت دیکھنے کے بعد محفوظ شدہ عدد رؤس اور رؤس کے درمیان اگر تداخل کی نسبت ہے تو عدد رؤس کے بڑے عدد کو اصل مسئلہ یا عول سے ضرب دیں گے۔

﴿قاعدہ نمبر 5﴾

کسر ایک سے زیادہ افراد میں ہے اور عدد رؤس اور عدد سہام میں نسبت دیکھنے کے بعد محفوظ شدہ عدد رؤس اور عدد رؤس کے درمیان اگر توافق کی نسبت ہے تو ایک کے عدد رؤس کے کل کو دوسرے عدد رؤس کے وفق سے ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب اور تیسرے کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر توافق کی ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل سے۔ پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ یا عول سے ضرب دیں۔

﴿قاعدہ نمبر 6﴾

کسر ایک سے زیادہ افراد میں ہے اور عدد رؤس اور رؤس کے درمیان اگر تباین کی نسبت ہے تو تمام عدد رؤس کو آپس میں ضرب دے کر اصل مسئلہ یا عول سے ضرب دے دیں۔

* ان سارے قاعدوں کا ایک جامع قاعدہ *

جس فریق پر کسر واقع ہو چاہے ایک ہوں یا زیادہ، ان کے عدد رؤس اور عدد سہام میں توافق یا تداخل ہو تو عدد رؤس کا وفق اور تباین ہو تو کل عدد رؤس محفوظ کر لیں، اب محفوظ عدد ایک ہی ہو تو اسی کو اور ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے ذو اضعاف اقل یعنی ایل سی ایم کو اصل مسئلہ یا عول سے ضرب دے دیں، حاصل ضرب تصحیح ہوگی۔

* تصحیح سے ہر ہر فریق اور ہر فریق کے ہر ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ *

تصحیح کے لئے جس عدد کو اصل مسئلے یا عول سے ضرب دیا ہے اسی کو ہر ہر فریق کے ان سہام میں ضرب دیا جائے گا جو اصل مسئلے یا عول سے اسے ملے تھے حاصل ضرب اس فریق کا حصہ ہوگا۔

پھر جس فریق کا جو حصہ ہوگا وہ اس کے افراد پر تقسیم کیا جائے تو جو جواب آئے گا وہ ہر فریق کا حصہ ہوگا۔

کسر
ایک فرد
عدد رؤس و سہام میں نسبت
تداخل
توافق
تباین
وفق سے اصل مسئلہ یا
عول کو ضرب
کل سے اصل مسئلہ یا
عول کو ضرب
ایک سے زیادہ
عدد رؤس و سہام میں نسبت دیکھنے کے بعد...
عدد رؤس و عدد رؤس میں میں نسبت
تماثل
کسی ایک عدد کو
مسئلہ/عول سے ضرب
تداخل
بڑے عدد سے ضرب
توافق
ایک کے وفق کو دوسرے کے کل سے ضرب
دے کر اصل مسئلہ سے ضرب
تباین
تمام عدد رؤس کو آپس میں ضرب دے کر
اصل مسئلہ یا عول سے ضرب

سبق نمبر﴿12﴾
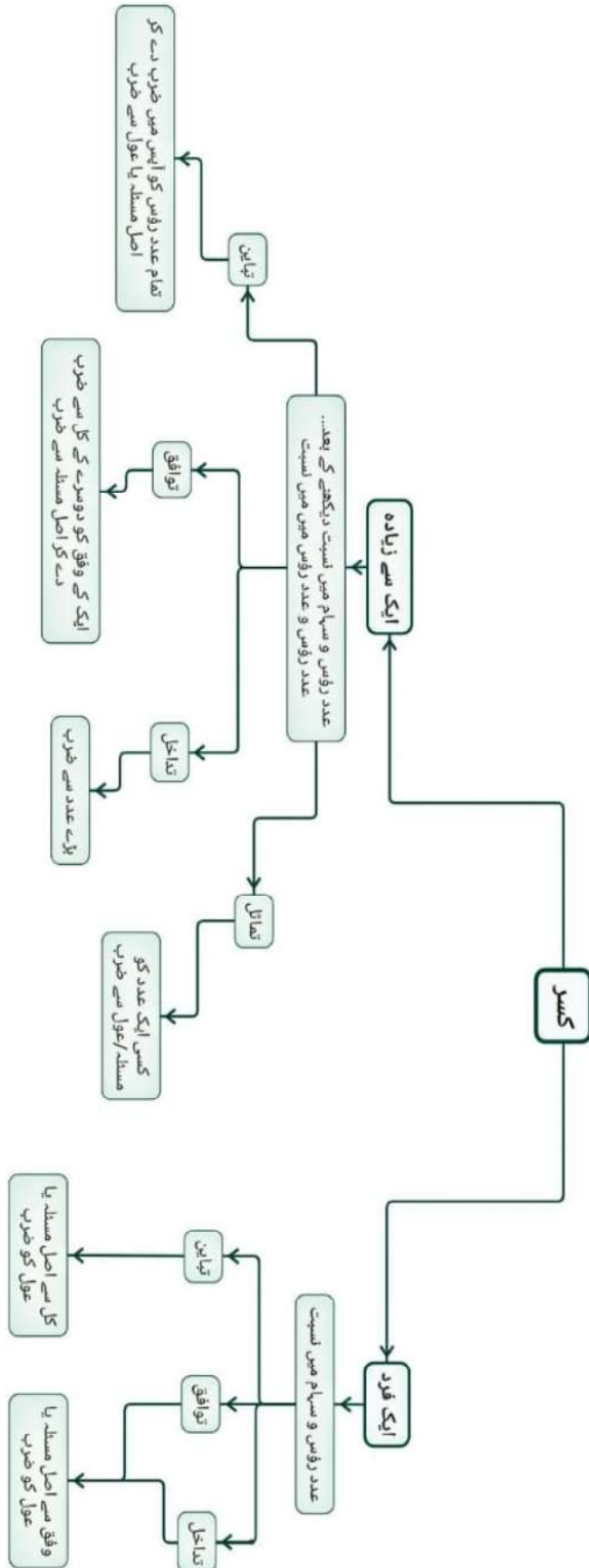
تخارج کا بیان

وارث ترکہ میں سے کوئی خاص چیز لے کر باقی پورے مال سے اپنا حق چھوڑ دے اور تمام ورثاء اس پر راضی ہوں یہ تخارج ہے

اگر کچھ لیے بغیر حق چھوڑے گا تو نہ تخارج ہوگا نہ اسکا حق ختم ہوگا

مسئلہ بنانے کا طریقہ

پہلے جس طرح مسئلہ بنتا ہے اس طرح مسئلہ بنالیں پھر جو وارث حق چھوڑ رہا ہے اسکو کالعدم سمجھیں یعنی یہ تھا ہی نہیں اب جو اسکو حصہ ملنے تھے وہ اصل مسئلہ سے نکال دیں اور باقی جس کے جتنے تھے وہ اسکو دے دیں۔

مثلا شوہر ماں اور چچا وارث ہوں

شوہر کچھ لے کر اپنا حق معاف کرنا چاہے اور سب راضی بھی ہوں تو اب مسئلہ بنائیں

شوہر کو نصف ماں کو ثلث چچا عصبہ

مسئلہ بنا 6 سے شوہر کو 3 ماں کو 1 اور چچا کو 2

اب شوہر کے 3 حصہ نکال دیں تو اب ماں کو ایک دے دیں اور چچا کو 2

قرض خواہوں کے درمیان ترکہ کی تقسیم

تجہیز وتکفین کے بعد قرض کی ادائیگی کریں گے چاہے سارا مال ختم ہوجائے

اگر مال کم ہو اور قرض خواہ ایک ہی ہو تو سارا مال اسکو دے دیں گے

اگر ایک سے زیادہ ہوں تو قرض خواہوں کو ورثاء کی جگہ رکھیں گے ان کے جتنے بھی پیسے ہوں گے انکو جمع کر کے انہیں سے مسئلہ بنالیں گے اور رقم کو بھی ساتھ میں لکھ دیں گے۔

اب مسئلہ اور ترکہ کا وفق نکالیں۔ قرض خواہوں کی رقم کو ترکہ کے وفق سے ضرب دے کر مسئلہ سے تقسیم کر دیں

جیسے

فرید اور نوید دو قرض خواہ ہیں فرید کے 5 اور نوید کے 10 روپے ہیں اور ترکہ 30 روپے ہے تو 15 سے مسئلہ بنایا 30 کا وفق 6 اور 15 کا وفق 3۔

اب فرید کی رقم 5 کو 6 سے ضرب دیں 30 آیا اور پھر 3 سے تقسیم کر دیں تو 10 آ گیا

نوید کے 10 کو 6 سے ضرب دیا 60 آیا اور 3 سے تقسیم کیا 20 آیا یہ 30 پورے ہو گئے

رد کا بیان

ذوی الفروض کو ان کے حصے دینے کے بعد باقی مال عصبہ کو دیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی بھی عصبہ موجود نہ ہو بچا ہوا مال دوبارہ ذوی الفروض نسبیہ کو ان کے حقوق کے مطابق دیا جاتا ہے اسی کو رد کہتے ہیں۔

دوسرے الفاظ میں حصہ مخرج سے کم ہو جائیں تو دوبارہ ذوی الفروض کو دینا رد کہلاتا ہے۔

ذوی الفروض سببیہ یعنی زوجین پر رد نہیں ہوتا لہذا کسی مسئلہ میں زوجین میں سے کوئی ایک ہو اور مزید کوئی ذی فرض نہ ہو نہ کوئی عصبہ ہو تو زوجین میں سے جو ہو گا اسکو حصہ دینے کے بعد ذوی الارحام کو دیا جائے گا۔

نوٹ: ذوی الفروض نسبیہ کو مَنۡ یُرَدُّ عَلَیۡهِ اور ذوی الفروض سببیہ کو من لا یرد علیہ کہتے ہیں۔

رد کے 4 قاعدے

﴿قاعدہ نمبر 1﴾ مسئلہ میں من یرد علیہ کی ایک ہی جنس ہو اور من لا یرد علیہ نہ ہو تو رد کا مخرج ان کے عدد روس کے مطابق بنے گا۔

جیسے فقط 2 بیٹیاں

تو مسئلہ 3 سے بنا... بیٹیوں کو 2 ملا۔۔۔ایک بچ گیا تو اب من یرد علیہ میں بیٹیاں 2 ہیں من لا یرد علیہ کوئی نہیں تو اب مسئلہ 2 سے ہی قرار پائے گا اور دونوں کو ایک ایک دے دیں گے۔

﴿قاعدہ نمبر 2﴾ من یرد علیہ کی ایک سے زیادہ جنسیں ہو اور من لا یرد علیہ نہ ہو تو رد کا مخرج انکے عدد سہام کے مطابق بنے گا۔

جیسے دادی اور اخیافی بہن

مسئلہ بنا 6 سے۔۔۔دونوں کا سدس ہے تو ایک ایک دے دیا۔۔۔4 بچ گئے اب من یرد علیہ کی دو جنسیں ہیں اور من لا یرد علیہ نہیں تو دونوں کو ایک ایک حصہ ملا تو 2 ہی مسئلہ قرار پائے گا۔

﴿قاعدہ نمبر 3﴾ **من یرد علیه** کی ایک جنس ہو اور **من لا یرد علیه** بھی ہو تو **من لا یرد علیه** کے فرض حصہ سے مسئلہ بنا کر اس سے **من لا یرد علیه** کو حصہ دے کر باقی **من یرد علیه** کو دے دیں گے۔

جیسے شوہر 3 بیٹیاں

4 سے مسئلہ بنا شوہر کو 1 دے کر 3 بیٹیوں کو دے دیں گے۔

﴿قاعدہ نمبر 4﴾ **من یرد علیه** کی ایک سے زیادہ جنسیں ہو اور **من لا یرد علیه** بھی ہو تو دو مسئلے بنائیں گے پہلا **من لا یرد علیه** کے فرض سے بنا کر اس میں سے اسکا حصہ دے کر باقی کو محفوظ کر لیں گے۔ پھر دوسرا مسئلہ قاعدہ 2 کے مطابق سہام سے بنائیں گے اگر پہلے کا محفوظ دوسرے پر پورا تقسیم ہو جائے تو تقسیم کر دیں گے مزید کچھ نہیں کرنا۔ لیکن اگر تقسیم نہیں ہوتا تو پہلے کے محفوظ کو **من یرد علیه** کے حصوں سے ضرب دیں گے اور دوسرے مسئلہ کو **من لا یرد علیه** کے حصوں سے۔

جیسے بیوی دادی 2 اخیافی بہنیں

پہلے بیوی کا ربع ہے تو 4 سے مسئلہ بنایا ایک بیوی کو دیا 3 محفوظ کر لیے۔ اب دادی اور اخیافی بہن کا 6 سے مسئلہ بنایا دادی کو 1 اور بہنوں کو 2 اب پہلے والے کا محفوظ اس 3 پر پورا تقسیم ہو رہا ہے تو مزید کچھ نہیں کرنا۔

اب دوسری مثال۔۔۔ بیوی 2 بیٹیاں دادی

8 سے مسئلہ بنایا 1 بیوی کو دیا 7 محفوظ کر لیا۔ دوسرا مسئلہ 6 سے بنایا بیٹیوں کو 4 اور دادی کو ایک یہ ہوئے 5 اب 7 تقسیم نہیں ہوتا 5 پر تو اب پہلے کے محفوظ 7 کو **من یرد علیه** کے حصوں سے ضرب دیں جیسے بیٹیوں کے 4 تھے تو 4×7=28 اور دادی کا ایک تھا۔۔۔1×7=7۔۔۔اور دوسرے مسئلہ کو **من لا یرد علیه** کے حصوں سے 1×5=5

اس مثال میں مخرج ثانی سے مراد رد کے بعد آنے والا مخرج ہے۔

یہ یاد رہے رد کا پتا عمومی مسئلہ بنانے کے بعد چلے گا۔

نقشہ
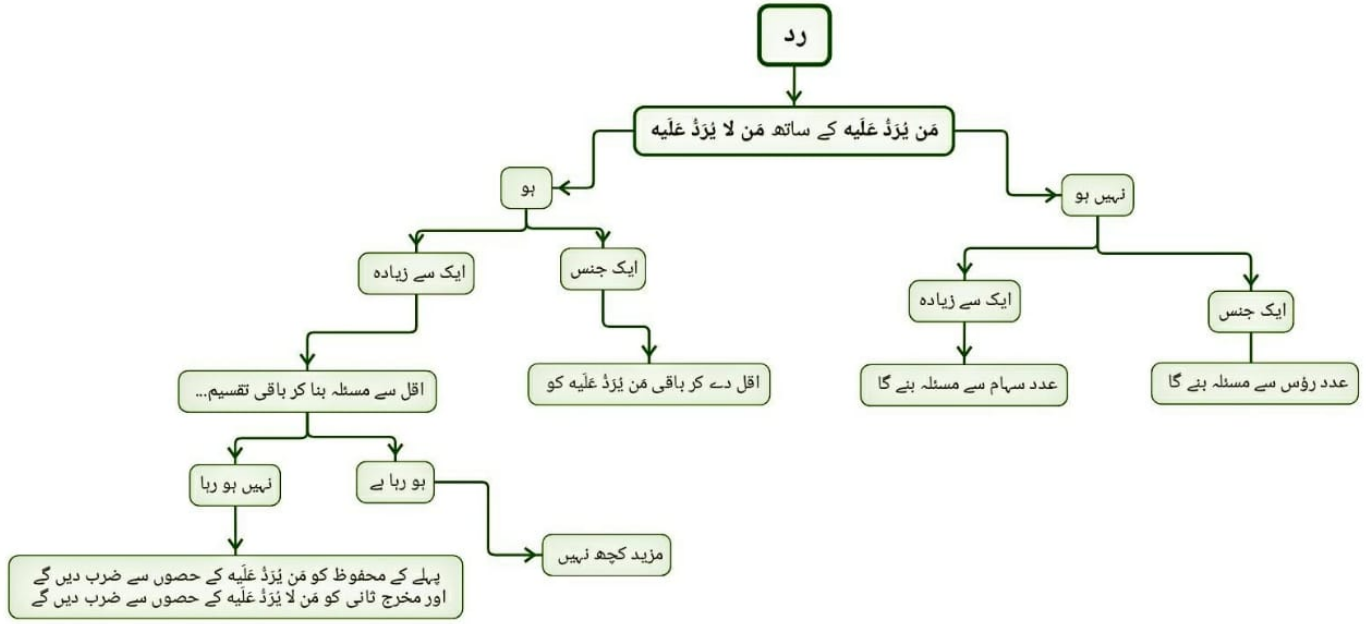
﴿رد کی مشق﴾

(1) بیوی، بیٹی

(2) بیوی، 2بیٹیاں

(3) شوہر، ماں

(4) شوہر، 2اخیافی بھائی

(5) شوہر، بیٹی، ماں

(6) بیوی، بیٹی، ماں

(7) بیوی، 2بیٹیاں، ماں

(8) بیوی، بیٹی، پوتی، نانی

(9) بیٹی، دادی

(10) بیٹی، پوتی، دادی

(11) نانی، اخیافی بہن

(12) ماں، 2اخیافی بھائی

(13) 2بیٹیاں، ماں

(14) حقیقی بہن، علاتی بہن

(15) پوتی، نانی، دادی، اخیافی بہن

(16) 3بیویاں، 4بیٹیاں، دادی، نانی

حمل کا بیان

اگر میت نے ورثاء میں حاملہ زوج چھوڑا تو:

☆1 : 2 مسئلے بنائے جائے گے۔ایک میں اسے مؤنث اور دوسرے میں اسے مذکر تصور کیا جائے گا۔

☆2 : پہلے مسئلے اور دوسرے مسئلے کا وفق نکالیں گے۔

☆3 : دوسرے مسئلے کے وفق سے پہلے مسئلے کے تمام حصوں سے ضرب دیں گے۔

☆4 : اب جس صورت میں ورثاء کے حصے کم ہو اس مسئلہ کے حساب سے تقسیم کاری کردی جائے گی۔اور اضافی حصوں کو محفوظ کرلیں۔

جیسے 1 حاملہ بیوی ماں باپ بیٹی

(1)مذکر مسئلہ 648=9×72=3×24

حمل	بیٹی	ماں	باپ	حاملہ بیوی
عصبہ	عصبہ	سدس	سدس	ثمن
13	26	12	12	9
117	234	108	108	81

(1)مؤنث مسئلہ 27 ×8=216

حمل	بیٹی	ماں	باپ	حاملہ بیوی
عصبہ	عصبہ	سدس	سدس	ثمن
8	8	4	4	3
64	64	32	32	24

مناسخہ کا بیان

کسی وارث کا قبل از تقسیم انتقال کر جانے کی وجہ سے اس کے حصے کا اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہو جانا مناسخہ کہلاتا ہے۔ اگر میت کا ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے اس کے ورثاء میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو:

☆1 : اصولوں کے مطابق مسئلہ حل کریں۔

☆2 : ردو تصحیح بھی کرلیں۔

☆3 : تمام ورثاء کو اپنے اپنے حصے دے دیں۔

☆4 : مخرج ثانی اور ما فی الید (جو مال وارث کو ملنا تھا) کے درمیان نسبت دیکھیں۔۔۔اگر:

تماثل ہو تو: مزید کچھ کرنے کی حاجت

توافق/تداخل ہو تو: مخرج ثانی کے وفق کو مخرج اول سے ضرب دیں گے

تباین ہو تو: مخرج ثانی کے کل کو مخرج اول سے ضرب دیں

☆5 : توافق/تداخل/تباین میں اسی وفق/کل کو بطن اول کے زندہ وارثین کے حصوں سے ضرب دیں اور ما فی الید کے وفق/کل کو بطن ثانی کے حصوں سے ضرب دے دیں۔

☆6 : اسی طرح جتنے بطوں ہوں اس میں ایسا کریں۔

☆7: آخر میں زندہ ورثاء کے حصوں کو مبلغ سے تقابل کریں۔

نقشہ

مناسخہ
اصولوں کے مطابق بطن اول حل کریں
رد و تصحیح بھی کر لیں
پھر بطن ثانی کا مسئلہ بنائیں
مخرج ثانی و ما فی الید کے
درمیان نسبت دیکھیں
توافق/تداخل
تماثل
تباین
مخرج ثانی کے وفق کو مخرج
اول سے ضرب دیں
مزید کچھ کرنے کی
حاجت نہیں
مخرج ثانی کے کل کو مخرج
اول سے ضرب دیں
مخرج ثانی کے وفق کو بطن اول کے
زندہ وارثین کے حصوں سے ضرب دیں
اور ما فی الید کے وفق کو بطن ثانی ضرب دیں
مخرج ثانی کے کل کو بطن اول کے زندہ
وارثین کے حصوں سے ضرب دیں
اور ما فی الید کے کل کو بطن ثانی ضرب دیں

ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

اب تک تو آپ نے حصہ نکالنے سیکھے اب جو رقم ہے اسکو کیسے تقسیم کرنا ہے۔

اس کے 2 طریقے ہیں:

رقم کو حصوں پر تقسیم divide کریں اور اسکو ہر حصہ سے ضرب multiply کر دیں تو ہر ایک کا حصہ آجائے گا۔

جیسے 10000 روپے ہیں اور مسئلہ 10 سے بنا تھا تو 10000 کو 10 سے divide کریں تو جواب آئے گا 1000
اب مثلاً ماں کو 2 حصہ ملے تھے تو 1000 کو 2 سے ضرب دے دیں 2000 آگیا۔ اسی طرح شوہر کو 4 ملنا تھا تو 1000 کو 3 سے ضرب دے دیں 3000 آگیا اور بیٹی کو 5 حصہ ملنے تھا تو 1000 کو 5 سے ضرب دے دیا تو 5000 آگیا یہ 10000 پورے ہو گئے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مسئلہ اور ترکہ یعنی رقم میں نسبت دیکھیں تماثل ہے تو ڈائریکٹ تقسیم ہو جائے گا۔
تباین ہے تو حصہ کو رقم سے ضرب دے کر مسئلہ سے تقسیم کر دیں۔

جیسے بیوی کو 3 حصہ ملنے تھا مسئلہ 24 سے بنا اور 25 روپے تھے تو 24 اور 25 میں تباین ہے تو 3 کو 25 سے ضرب دے کر 24 سے تقسیم دے دیں۔

اور توافق یا تداخل کی نسبت ہو تو حصہ کو ترکہ کے وفق سے ضرب دے کر مسئلہ کے وفق سے تقسیم کر دیں۔

جیسے مسئلہ بنا 24 سے اور ترکہ تھا 96 تداخل ہے 24 کا وفق آیا ایک اور 96 کا وفق 4 تو اب مثلاً بیوی کے تین حصہ تھے تو 3 کو 4 سے ضرب دے کر 1 سے تقسیم کر دیں
اسی طرح مسئلہ بنا 24 سے اور ترکہ تھا 30 تو اب دونوں میں توافق بالسدس ہے 24 کا وفق آیا 4 اور 30 کا 5 اب مثلاً بیوی کو 3 ملنے تھے تو تین کو 5 سے ضرب دے کر 4 سے تقسیم کر دیں۔

نوٹ: میری تحریریں الادعیۃ النبویہ، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نام اور اعلی حضرت اور فن شاعری کے لنکس پیش خدمت ہیں، مطالعہ کر کے مفید مشوروں سے نوازیں، اور دیگر تحریریں حاصل کرنا چاہیں تو میرے واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

https://archive.org/details/20200316_20200316_0458

https://archive.org/details/20200316_20200316_0452

https://archive.org/details/20200318_20200318_0604